منية اللبيب ان
التشريع بيد الحبيب
۱۳۱۱ھ
عقلمند کا مقصد کہ بے شک احکام شرع حبیب اللہ ﷺ کے اختیار میں ہیں
تصنیف لطیف:۔
اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

احادیثِ تحریمِ حرمِ مدینہ طیبہ بحکمِ احکم حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

حدیث ۱۳۰: صحیحین میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے عرض کی:

اللھم ان ابراھیم حرّم مکّۃ وانی احرّم مابین لابتیھا۔ ھما واحمد[۲] والطحاوی فی شرح معانی الاٰثار عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

الٰہی! بیشک ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مکۂ معظمہ کو حرم کر دیا اور میں دونوں سنگستان مدینہ طیبہ کے درمیان جو کچھ ہے اُسے حرم بناتا ہوں۔ (بخاری، مسلم اور احمد اور طحاوی نے شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۳۱: نیز صحیحین میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انّ ابراھیم حرّم مکۃ ودعا لاھلھا وانّی حرمت المدینۃ کما حرّم ابراھیم مکۃ وانی

بیشک ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنادیا اور اس کے ساکنوں کے لئے دعا فرمائی اور بیشک میں نے مدینہ طیبہ کو حرم

---

[۱] کنز العمال بحوالۃ البزار حدیث ۳۸۱۲۳ موسستۃ الرسالہ بیروت ۱۴/ ۱۲۵

[۲] صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب یزفون النسلان قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۷۷

" " کتاب المغازی غزوۂ احد " " " " ۲/ ۵۸۵

" " کتاب الاعتصام باب ماذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم " " " ۲/ ۱۰۹۰

صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ " " " ۱/ ۴۴۱

مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۱۴۹

شرح معانی الآثار کتاب الصید باب صید المدینۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۴۲

دعوتُ فی صاعہا و مُدّہا بمثلَیْ ما دعا ابراھیم لاھل مکۃ۔ ھم جمیعًا عن عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

کردیا جس طرح اُنھوں نے مکّے کو حرم کیا اور میں نے اُس کے پیمانوں میں اس سے دُونی برکت کی دُعا کی جو دُعا انھوں نے اہل مکہ کے لئے کی تھی (ان سب نے عبداللہ ابن زید بن عاصم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۱۳۲: نیز صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عرض کی، الٰہی! بیشک ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور تُو نے اُن کی زبان پر مکہ معظمہ کو حرم کیا اللّٰھم وانا عبدك و نبیك و انی اُحَرِّمُ مابین لابتیھا الٰہی! اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہُوں میں مدینہ طیبہ کی دونوں حدوں کے اندر ساری زمین کو حرم بناتا ہوں۔

امام طحاوی نے اس کے قریب روایت کی اور یہ زائد کیا:

ونھی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان یعضد شجرھا او یخبط او یؤخذ طیرھا۔[3]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اس کا پیڑ کاٹیں یا پتّے جھاڑیں یا اس کے پرندوں کو پکڑیں۔

حدیث ۱۳۳: صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انی اُحَرِّمُ مابین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھھا او یقتل

بیشک میں حرم بناتا ہوں دو سنگلاخ مدینہ کے درمیان کو کہ اس کی ببولیں نہ کاٹی جائیں

---

[1] صحیح البخاری کتاب البیوع باب برکۃ صاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۸۶
صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ و دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم " " ۱/۴۴۰
مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۴/۴۰
شرح معانی الآثار کتاب الصید باب صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۲

[2] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ و دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۲
سنن ابن ماجۃ ابواب المناسک باب فضل المدینۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۳۲
کنز العمال حدیث ۳۴۸۸۲ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۲/۲۴۵

[3] شرح معانی الآثار کتاب الصید صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۳

صیدھا۔ ھو واحمد[2] والطحاوی عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

اور اُس کا شکار نہ مارا جائے۔ (مسلم اور احمد اور طحاوی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۳۴: نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ان ابراھیم حرم مکۃ وانی احرم مابین لابتیھا۔ ھو[2] والطحاوی عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بیشک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم کردیا اور میں مدینہ کے دونوں سنگلاخ کے درمیان کو حرم کرتا ہوں (مسلم اور طحاوی نے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۳۵: نیز صحیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عرض کرتے ہیں،

اللّٰھم ان ابراھیم حرم مکۃ فجعلھا حرمًا وانی حرمتُ المدینۃ حرامًا مابین مازمیھا ان لایھراق فیھا دمٌ ولا یحمل سلاح لقتال ولا یخبط فیھا شجرۃٌ الا بعلف[3]۔

الٰہی! بیشک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرام کرکے حرم بنادیا اور بیشک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اسے حرم بناکر حرام کردیا کہ اس میں کوئی خون نہ گرایا جائے نہ لڑائی کے لئے اسلحہ اٹھایا جائے نہ کسی پیڑ کے پتے جھاڑیں مگر جانور کو چارہ دینے کے لئے۔

حدیث ۱۳۶: نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم عرض کرتے ہیں،

اللّٰھم انی قد حرمتُ مابین لابتیھا

الٰہی! بیشک میں نے تمام مدینہ کو حرم کردیا۔

---

[1] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضائل المدینہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۴۰
مسند احمد بن حنبل عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۱۸۱
شرح معانی الآثار کتاب الصید صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۴۱
[2] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۴۰
شرح معانی الآثار کتاب الصید باب صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۴۲
[3] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۴۳

کما حرمت علیٰ لسان ابراھیم الحرم۔ ھو[1] واحمد والرُّوْیانی عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جس طرح تو نے زبانِ ابراہیم پر حرم محترم کو حرم بنایا (مسلم، احمد اور رویانی نے ابی قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۳۷: نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان ابراھیم حرم بیت اللہ و اٰمنہ و انی حرمت المدینۃ مابین لابتیہا لایقطع عضاھھا ولا یصاد صیدھا۔ ھو[2] والطحاوی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

بیشک ابراہیم نے بیت اللہ کو حرم بنا دیا اور امن والا کر دیا اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کیا کہ اس کے خاردار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور اس کے جانور شکار نہ کئے جائیں (مسلم اور طحاوی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۳۸: صحیحین میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا:

حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مابین لابتی المدینۃ وجعل اثنا عشر میلاً حول المدینۃ حمی۔ ھما[3] واحمد وعبد الرزاق فی مصنفہ۔

تمام مدینہ طیبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے حرم کر دیا اور اس کے آس پاس بارہ بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔ بخاری اور مسلم اور عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں روایت کیا۔ ت)

---

[1] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۰ تا ۴۴۳
مسند احمد بن حنبل عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۵/۳۰۹
کنز العمال بحوالہ حم والرویانی " " " حدیث ۳۴۸۷۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۲۴۴

[2] شرح معانی الآثار کتاب الصید صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۲
کنز العمال بحوالہ مسلم حدیث ۳۴۸۱۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۲۳۲

[3] صحیح البخاری فضائل المدینہ باب حرم المدینہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۵۱
صحیح المسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۲
مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/۴۸۷
المصنف لعبد الرزاق کتاب حرمۃ المدینہ حدیث ۱۷۱۴۵ المجلس العلمی بیروت ۹/۲۶۰ و ۲۶۱

ابن جریر کی روایت یوں ہے :

حرّم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم شجرھا ان یعضد او یُخبط۔ رواہ عن[1] خبیب الھذلی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے پیڑ کاٹنا یا ان کے پتے جھاڑنا حرام فرمایا۔ (اس کو خبیب ہذلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

حدیث ۱۳۹: صحیح مسلم شریف میں ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا :

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرّم مابین لابتی المدینۃ۔ ھو[2] والطحاوی فی معانی الاٰثار۔

بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تمام مدینہ طیبہ کو حرم بنا دیا۔ (مسلم اور طحاوی نے معانی الآثار میں روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۴۰: نیز صحیح مسلم و معانی الآثار میں عاصم احول سے ہے :

قلت لانس بن مٰلک احرّم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المدینۃ قال نعم الحدیث[3]۔ زاد ابوجعفر فی روایۃ لایعضد شجرھا[4] و لمسلم فی اخرٰی نعم ھی حرام لایُختلٰی خلاھا فمن فعل ذٰلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ و الناس اجمعین[5]۔

یعنی میں نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا، کیا مدینہ کو رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حرم بنا دیا؟ فرمایا: ہاں، اس کا پیڑ نہ کاٹا جائے اس کی گھاس نہ چھیلی جائے، جو ایسا کرے اس پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی۔ والعیاذ باللہ تعالٰی۔

حدیث ۱۴۱: سنن ابی داؤد میں ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا :

---

[1]

[2] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۰
شرح معانی الآثار کتاب الصید باب صید المدینۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۲

[3] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۱

[4] شرح معانی الآثار کتاب الصید باب صید المدینۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۳

[5] صحیح مسلم کتاب الحج فضل المدینۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۱

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرّم ھٰذا الحرم۔[۱]

بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اس حرم محترم کو حرم بنا دیا۔

حدیث ۱۴۲: شرجبیل کہتے ہیں ہم مدینہ طیبہ میں کچھ جال لگا رہے تھے زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالٰے عنہ تشریف لائے جال پھینک دئے اور فرمایا:

تعلموا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرّم صیدھا۔ الامام ابوجعفر[۲] فی شرح الطحاوی۔

تمھیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کا شکار حرام قرار دیا ہے (امام ابوجعفر نے شرح طحاوی میں اس کو بیان کیا ہے۔ ت)

ابوبکر بن ابی شیبہ نے زید رضی اللہ تعالٰے عنہ سے یوں روایت کی:

ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرّم ما بین لابتیھا۔[۳]

بیشک نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے مدینے کے دونوں سنگلاخ کے مابین کو حرم کردیا۔

حدیث ۱۴۳: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرّم ما بین لابتی المدینۃ ان یعضد شجرھا او یخبط۔[۴]

بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے تمام مدینے کو حرم بنا دیا ہے کہ اس کے پیڑ نہ کاٹے جائیں نہ پتے جھاڑیں۔

حدیث ۱۴۴: ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں میں نے ایک چڑیا پکڑی تھی اسے لئے ہوئے باہر گیا میرے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰے عنہ ملے شدت سے میرا کان مل کر چڑیا کو چھوڑ دیا اور فرمایا:

حرّم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صید ما بین لابتیھا۔[۵]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے مدینے کا شکار حرام فرما دیا ہے۔

---

[۱] سنن ابی داؤد کتاب المناسک باب فی تحریم المدینہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۲۷۹
[۲] شرح معانی الآثار کتاب الصید صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۲
[۳]
[۴] شرح معانی الآثار کتاب الصید صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۲
[۵] " " " " " "

حدیث ۱۴۵: صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرم البقیع و قال لاحمی الا للّٰہ و رسولہ[1]	بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بقیع کو حرم بنادیا اور فرمایا: چراگاہ کو کوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا سوا اللہ و رسول کے جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

روی الثلثۃ الامام الطحاوی (تینوں احادیث امام طحاوی نے روایت کیں۔ ت)

یہ سولہ[16] حدیثیں ہیں، پہلی آٹھ میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا، اور پچھلی آٹھ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے کہا کہ حضور کے حرم کر دینے سے مدینہ طیبہ حرم ہوگیا حالانکہ یہ صفت خاص اللہ عزوجل کی ہے۔ پہلی آٹھ سے پانچ میں اپنے پدر کریم سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرف بھی یہی نسبت ارشاد ہوئی کہ مکہ معظمہ کی حرم محترم انھوں نے حرم کردی انھوں نے امن والی بنادی حالانکہ خود ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان مکۃ حرمہا اللہ تعالٰی ولم یحرمہا الناس۔ البخاری[2] والترمذی عن ابی شریح[3] البغدادی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	بیشک مکہ معظمہ کو اللہ تعالٰی نے حرم کیا ہے کسی آدمی نے نہیں کیا۔ (بخاری اور ترمذی نے ابی شریح بغدادی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

یہ اسنادیں خاص ہمارے رسالے کی مقصود ہیں مگر یہاں جان وہابیت پر ایک آفت اور سخت و شدید تر ہے، مدینہ طیبہ کے جنگل کا حرم ہونا نہ فقط انھیں سولہ بلکہ ان کے سوا اور بہت احادیث کثیرہ میں وارد ہے۔

حدیث ۱ صحیحین: انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

المدینۃ حرم من کذا الی کذا	مدینہ یہاں سے یہاں تک حرم ہے اس کا

---

[1] شرح معانی الآثار باب احیاء الارض المیتۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۱۷۵

[2] صحیح البخاری ابواب العمرۃ باب لایعضد شجر الحرم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۴۷

[3] سنن الترمذی کتاب الحج حدیث ۸۰۹ دار الفکر بیروت ۲/۲۱۷

لا یقطع شجرھا۔ ھما[1] واحمد و الطحاوی واللفظ للجامع الصحیح۔

(پیڑ نہ کاٹا جائے۔ امام بخاری اور مسلم اور احمد اور طحاوی نے روایت کیا اور لفظ جامع الصحیح کے ہیں۔ت)

حدیث صحیحین: ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

المدینۃ حرم الحدیث ھما[2] والطحاوی وابن جریر واللفظ للمسلم۔

(مدینہ حرم ہے (بخاری ومسلم اور طحاوی اور ابن جریر نے روایت کیا اور لفظ مسلم کے ہیں۔ت)

حدیث ۱۹ صحیحین: مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

المدینۃ حرم ما بین عیر الی کذا و لمسلم والطحاوی ما بین عیر الی ثور الحدیث[3] ھما واحمد وابوداؤد فی روایۃ لایختلی خلاھا ولا ینفر صیدھا[4]۔

مدینہ کوہِ عیر سے جبلِ ثور تک حرم ہے۔ احمد اور ابوداؤد نے ایک روایت میں یہ اضافہ کیا کہ اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اور اس کا شکار نہ بھڑکایا جائے۔

---

[1] صحیح البخاری فضائل المدینہ باب حرمۃ المدینہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۵۱
صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۱
کنز العمال بحوالہ حم وغیرہ حدیث ۳۴۸۰۴ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۲۳۱
مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی " ۳/۲۴۲

[2] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۲

[3] صحیح البخاری فضائل مدینہ باب حرمۃ المدینہ " " " ۱/۲۵۱
صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل مدینہ الخ " " " ۱/۴۴۲
سنن ابی داؤد کتاب المناسک باب فی تحریم المدینہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۲۷۸
مسند احمد بن حنبل عن علی رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/۸۱
شرح معانی الآثار کتاب الصید باب صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۱

[4] مسند احمد بن حنبل عن علی رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/۱۱۹
سنن ابی داؤد کتاب المناسک باب فی تحریم المدینہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۲۷۸

حدیث [۲۰]: صحیح مسلم، سہل بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دست مبارک سے مدینہ طیبہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا:

انہا حرم اٰمن، ھو[۱] واحمد والطحاوی وابوعوانۃ۔ بیشک یہ امن والی حرم ہے (مسلم، احمد، طحاوی اور ابوعوانہ نے روایت کیا۔ ت)

حدیث [۲۱]: امام احمد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لکل نبی حرم وحرمی المدینۃ[۲]۔ ہر نبی کے لئے ایک حرم ہوتی ہے اور میری حرم مدینہ ہے۔

حدیث [۲۲]: عبدالرزاق حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے:

انّ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرم کلّ دافّۃ اقبلت علی المدینۃ من العضۃ الحدیث[۳]۔ بیشک نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہر گروہ مردم کو کہ حاضر مدینہ ہو اس کے خاردار درختوں سے ممنوع فرمادیا۔

حدیث [۲۳]: امام طحاوی بطریق مالک عن یونس بن یوسف عن عطا بن یسار کہ لڑکوں نے ایک روباہ کو گھیر کر ایک گوشے میں کردیا تھا، ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے لڑکوں کو دُور کردیا، امام مالک فرماتے ہیں اور مجھے اپنے یقین سے یہی یاد ہے کہ فرمایا:

اَفی حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یُصنع ھذا[۴]۔ کیا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حرم میں ایسا کیا جاتا ہے؟

---

[۱] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۳
مسند احمد بن حنبل عن سہل بن حنیف المکتب الاسلامی بیروت ۳/۴۸۶
کنزالعمال بحوالہ ابی عوانہ حدیث ۳۴۸۰۰ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۲۳۰
شرح معانی الآثار کتاب الصید باب صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۲
[۲] مسند احمد بن حنبل عن ابن عباس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/۳۱۸
[۳] المصنف لعبدالرزاق باب حرمۃ المدینہ حدیث ۱۷۱۴۴ المجلس العلمی بیروت ۹/۲۶۱
[۴] شرح معانی الآثار کتاب الصید صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۲

حدیث ۲۴: مسند الفردوس میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

یبعث اللہ عزوجل من ھذہ البقیعۃ ومن ھذا الحرم سبعین الفا ید خلون الجنۃ بغیر حساب یشفع کل واحد منھم فی سبعین الفا وجوھھم کالقمر لیلۃ البدر۔[1]

اللہ تعالٰی روزِ قیامت اس بقیع اور اس حرم سے ستر ہزار شخص ایسے اٹھائے گا کہ بے حساب جنت میں جائیں گے اور ان میں ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کرے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

اور اگر وہ حدیثیں گنی جائیں جن میں مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ کو حرمین فرمایا تو عدد کثیر ہیں، بالجملہ حدیثیں اس باب میں حدِ تواتر پر ہیں، تو بالیقین ثابت کہ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے جنگل کا بتاکیدِ تام واہتمام تمام وہی ادب مقرر فرمادیا جو مکہ معظمہ کے جنگل کا ہے، بایں ہمہ طائفہ تالفہ وہابیہ کا امام بدفرجام بکمال دریدہ دہنی صاف صاف لکھ گیا:

"گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر، پیغمبر یا بھوت وپری کے مکانوں کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے تو اس پر شرک ثابت ہے۔"[2]

کیوں، ہم نہ کہتے تھے کہ یہ ناپاک مذہب ملعون مشرب اسی لئے نکلا ہے کہ اللہ ورسول تک شرک کا حکم پہنچائے پھر اور کسی کی کیا گنتی۔ تف ہزار تف برروئے بددینی۔ اب دیکھنا ہے کہ اس امام بے لگام کے مقلد کہ بڑے موحد بنے پھرتے ہیں اپنے امام کا ساتھ دیتے ہیں یا محمد رسول اللہ پڑھنے کی کچھ لاج رکھتے ہیں۔ اللہ کی بے شمار درودیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اُن کے ادب داں غلاموں پر۔

تنبیہ نبیہ: مسلمانو! صرف یہی نہ سمجھنا کہ اس گمراہ امام الطائفہ کے نزدیک حرم محترم حضور پُرنور مالک الامم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ادب ہی شرک ہے، نہیں نہیں بلکہ اس کے مذہب

---

[1] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۸۱۲۳ دارالکتب العلمیہ بیروت ۵/ ۲۶۰
کنزالعمال " ۳۴۹۹۶ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۲۶۲

[2] تقویۃ الایمان مقدمۃ الکتاب مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۸

میں جو شخص حضور اکرم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت کے لئے مدینہ طیبہ کو چلے اگرچہ چار پانچ ہی کوس کے فاصلے سے (کہ کہیں وہابیت کے شرک شدالرحال کا ماتھا نہ ٹھنکے) اس پر راستے میں بے ادبیاں بیہودگیاں کرتے چلنا فرضِ عین وجزوِ ایمان ہے یہاں تک کہ اگر اپنے مالک و آقا صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے عظمت وجلال کے خیال سے باادب مہذب بن کر چلے گا اس کے نزدیک مشرک ہو جائے گا۔ اسی کتاب ضلالت مآب کے اسی مقام میں "رستے میں نامعقول باتیں کرنے سے بچنا بھی انھیں امور میں گنا دیا جنھیں خدا پر افترا [۱] کہتا ہے "یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کے لئے کرے اس پر شرک ثابت ہے [۲]"۔ سبحان اللہ! نامعقول باتیں کرنا بھی جزوِ ایمانِ نجدیہ ہے بلکہ سچ پوچھو تو ان کا تمام ایمان اسی قدر ہے وہ تو خیر یہ ہوگئی کہ مجتہد الطائفہ کو یہ عبارت لکھتے وقت آیہ کریمہ فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج [۳] (تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت۔ ت) پوری یاد نہ آئی ورنہ راہِ مدینہ طیبہ میں فسق وفجور کرتے چلنا بھی فرض کہہ دیتا وہ بھی ایسا کہ جو وہاں فسق سے باز آئے مشرک ہو جائے، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

لطیفہ حقہ: حضراتِ نجدیہ! خدارا انصاف، کیا افعالِ عبادت سے بچنا انبیاء واولیاء ہی کے معاملے سے خاص ہے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ شرک کے کام جائز، نہیں نہیں جو شرک ہے ہر غیرِ خدا کے ساتھ شرک ہے، تو آپ حضرات جب اپنے کسی نذیر بشیر یا پیر فقیر یا مرید رشید یا دوست عزیز کے یہاں جایا کیجئے تو راستے میں لڑتے جھگڑتے ایک دوسرے کا سر پھوڑتے ماتھا رگڑتے چلا کیجئے ورنہ دیکھو کھلم کھلا مشرک ہو جاؤ گے ہرگز مغفرت کی بو نہ پاؤ گے کہ تم نے غیرِ حج کی راہ میں ان باتوں سے بچ کر وہ کام کیا جو اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتایا تھا اور اس جوتی پیزار میں یہ نفع کیسا ہے کہ ایک کام میں تین مزے، جدال ہونا تو خود ظاہر اور جب بلاوجہ ہے تو فسوق بھی حاضر اور رفث کے معنے ہر معقول بات کے ٹھہرے تو وہ بھی حاصل۔ ایک ہی بات میں ایمانِ نجدیت کے تینوں رکن کامل۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی

---

[۱] تقویۃ الایمان مقدمۃ الکتاب مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۷

[۲] " " " " " " " ۸

[۳] القرآن الکریم ۲/۱۹۷

العظیم ۔ الحمدللہ خامۂ برق بار رضا خرمن سوزیِ نجدیت میں سب سے نرالا رنگ رکھتا ہے، والحمد
للہ رب العالمین ۔